# خواہش کو جان آئی

راج پور ایک خوب صورت گاؤں تھا۔ یہ گاؤں ہریالی سے
بھرا ہوا تھا۔ اونچے اونچے نیلے نیلے آسمان، ہرا
بھرا پہاڑیوں، رنگ برنگی پھولوں بھی تھا۔ اس پھولوں
کے اوپر میں تتلیاں ادھر ادھر جاتے تھے

راجو ایک محنتی آدمی تھا۔ وہ اپنی گھر والوں کو
کھانے ملنے کے لیے بہت اچھے سے کام کرتا تھا۔
وہ کھیت کے بیچ ایک چھوٹی گھر رکھتی تھی۔ ان کی
گھر میں ان کی ماں اور بیوی بھی تھا۔ راجو کے لیے وہ
دونوں انکا جان تھا۔ راجو کا بیوی ساوتری ایک ٹیچر
تھا۔ ساوتری کا خواہش تھا شہر کی ایک اسکول میں
کام کرتا۔ لیکن انکے لیے انکا او بسر نہیں ملی تھی۔ راجو
اور راجو کی ماں ساوتری کی ساری خواہش کو سپورٹ
کرتی تھی۔ راجو کی ماں ایک بوڑھا تھا۔ انکے لیے
راجو اور ساوتری بہت پسندہ تھا۔ ان کی
ایک ہی بیٹا تھا راجو۔

ایک دن ساوتری کے لیے شہر سے ایک میل
آئی تھی۔ وہ ایک ~~اسٹ~~ انٹرویو کی لیٹر تھا۔ یہ چٹھی دیکھ کر
ساوتری اور ان کی گھر والوں بہت خوشی ہو گئی تھی۔
~~کوچ~~ کچھ دنوں کے باد ساوتری کے لیے ایک اپوینمنٹ

لوٹ کر آ گئی تھی۔ وہ شہر کی ایک بڑا اسکول میں تھا۔ یہ
یادوں سے بھر کر ساری گھاؤ والوں راجو کی گھر میں آئی
تھا۔ راجو اور اُنکی ماں کو ساوتری کے لیے ایسا ہو
گئی تھی۔ لیکن دُکھ کی بات راجو اور ان کی ماں کے کو ان
کی گھاؤ سے نکلی کی مجبور آتی تھی۔ ساوتری کا خواہش
تھا اس لیے وہ دونوں ساوتری کے لیے انکی گھاؤ نکلی کو
تیار کر دیا تھا۔ وہ اپنی ساری چیزوں پیاک کرتی تھی۔
اس وقت ساوتری نے کہا "راجو بھیّا! ماں کا خیال رکھنا
پانی لے کر میں ابھی آئی"۔ اتنے میں وہ اپنی گھر نکلی۔ گاڑی
میں اسٹیشن سے جائے۔ وہ ریل گاڑی سے شہر میں پہونچ
تھا۔ وہ ایک گاڑی میں اسٹیشن سے نکلی شہر کی ان کا نیجے
گھر میں جاتی تھی۔ ساوتری کے لیے اس دن تھا ان کی جیون
میں ایک اچھا دن۔ اوسی دن میں ساوتری اس اسکول
میں جوئین کرتی تھی۔ اس دن میں ساوتری کو خواہش
کو جان آئی تھی۔ ساوتری ان کی خواہش سے شہر کی ایک
بڑی اسکول کی ٹیچر ہونی تھی۔ اور راجو کے لیے اسکول
میں ایک پیسوں کی کام ملی تھی۔ وہ بہت خوشی
سے اپنی زندگی گزرتی تھی۔